بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۵۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۱۱ جمادی الثانی ۱۳۹۹ھ ۸ ہجرت ۱۳۵۸ہش ۸ مئی ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۰۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۸ مئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-
کمر کے درد میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے افاقہ ہے۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کل پھر ضعف کی وجہ سے بہت ناساز ہو گئی تھی۔ آج طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

یومِ خلافت

جملہ جماعتہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ حسب سابق ۲۷ مئی کو یومِ خلافت منائیں اور اس دن جلسے منعقد کر کے احباب جماعت کو خلافتِ احمدیہ کی تاریخ، خلافت کی ضرورت، اہمیت، برکات اور مقامِ خلافت کی رفعت سے آگاہ کریں۔ اور ان جلسوں کی رپورٹیں نظارت ہذا کو بھجوائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ملاقات
تا اطلاع ثانی بند رہے گی

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تا اطلاع ثانی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات بند رہے گی۔ احباب نوٹ فرما لیں۔

پرائیویٹ سیکرٹری
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

اولاد کی خواہش تو لوگ بڑی کرتے ہیں اسے خدا تعالیٰ کا فرمانبردار بنانے کی کوشش نہیں کرتے

بیویوں اور بچوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک تبھی میسر آ سکتی ہے جب وہ عباد الرحمٰن کی زندگی بسر کرنے والے ہوں

ارشادِ باری تعالیٰ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ (تحریم آیت ۷)

ترجمہ:- اے مومنو! اپنے اہل کو بھی اور اپنی جانوں کو بھی دوزخ کی آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن خاص (قسم کے) لوگ (یعنی کافر ہوں گے) اور اسی طرح پتھر (جن سے بت بنے)۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم): كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالْاَمِيْرُ رَاعٍ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰٓى اَهْلِ بَيْتِهٖ، وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهٖ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ۔ (بخاری کتاب النکاح)

ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک نگران ہے، اس سے اپنی رعایا کے بارہ میں پوچھا جائے گا۔ امیر نگران ہے اور ایک آدمی اپنے گھر والوں کا نگران ہے۔ ایک عورت اپنے خاوند کے گھر کی اور اس کی اولاد کی نگران ہے۔ پس تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے متعلق پوچھا جائے گا کہ اس نے اپنی ذمہ داری کو کس طرح نبھایا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"اولاد کی خواہش تو لوگ بڑی کرتے ہیں اور اولاد ہوتی بھی ہے مگر یہ کبھی نہیں دیکھا گیا کہ وہ اولاد کی تربیت اور ان کو عمدہ اور نیک چلن بنانے اور خدا تعالیٰ کے فرمانبردار بنانے کی سعی اور فکر کریں۔ نہ کبھی ان کے لئے دعا کرتے ہیں اور نہ مراتبِ تربیت کو مدنظر رکھتے ہیں۔ ... لوگ اولاد کی خواہش تو کرتے ہیں مگر نہ اس لئے کہ وہ خادمِ دین ہو بلکہ اس لئے کہ دنیا میں ان کا کوئی وارث ہو۔ اور جب اولاد ہوتی ہے تو اس کی تربیت کا فکر نہیں کیا جاتا، نہ اس کے عقائد کی اصلاح کی جاتی ہے اور نہ اخلاقی حالت کو درست کیا جاتا ہے۔ یہ یاد رکھو کہ اس کا ایمان درست نہیں ہو سکتا جو اقرب تعلقات کو نہیں سمجھتا۔ جب وہ اس سے قاصر ہے تو اور نیکیوں کی امید اس سے کیا ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اولاد کی خواہش کو اس طرح پر قرآن میں بیان فرمایا ہے رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا۔ یعنی خدا تعالیٰ ہم کو ہماری بیویوں اور بچوں سے آنکھ کی ٹھنڈک عطا فرماوے اور یہ تبھی میسر آ سکتی ہے کہ وہ فسق و فجور کی زندگی بسر نہ کرتے ہوں بلکہ عباد الرحمٰن کی زندگی بسر کرنے والے ہوں اور خدا کو ہر شے پر مقدم کرنے والے ہوں۔ اور آگے کھول کر کہہ دیا وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا۔ اولاد اگر نیک اور متقی ہو تو یہ ان کا امام ہی ہوگا۔ اس سے گویا متقی ہونے کی بھی دعا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۷۲)

پبلشر: مسعود احمد؛ پرنٹر: سید عبدالحی؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ؛ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۱ر جمادی الثانی ۱۳۹۹ھ

۸ر ہجرت ۱۳۵۸ ہش

۸ر مئی ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کے فعّال اور دُور اندیش بندے

اللہ تعالیٰ نے اپنے ماموروں اور ان پر ایمان لانے والوں کی ایک بنیادی خوبی یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ بڑے ہی فعّال اور دُور اندیش ہوتے ہیں یعنی وہ نہ صرف یہ کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر نہیں بیٹھے رہتے بلکہ اعمالِ صالحہ بجالاتے ہیں اور نہ صرف یہ کہ اعمالِ صالحہ بجالاتے ہیں بلکہ اپنی دُور اندیشی کی وجہ سے ان کی غرض اعمالِ صالحہ بجالانے سے یہ ہوتی ہے کہ ان کی عاقبت محمود ہو اور اللہ تعالیٰ انہیں اگلے جہان کی دائمی خوشی و خوشحالی کا وارث بنائے وہ دُنیا کی عارضی خوشی اور اُس کے وقتی فائدہ کے خواہاں نہیں ہوتے بلکہ وہ اس سے کنارہ کش رہتے ہوئے اُخروی جہان کی حقیقی فلاح کو اپنا مطمحِ نظر بناتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے بعض ماموروں کے تذکرہ کے ضمن میں جملہ مامورینِ الٰہی اور ان کے متبعین کی اِس بنیادی صفت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولِي الْاَيْدِيْ وَالْاَبْصَارِ ۝ اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ۝ وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ۝

(صٓ آیات ۴۶ تا ۴۸)

ترجمہ:- اور یاد کر ہمارے بندوں ابراہیمؑ اور اسحٰقؑ اور یعقوبؑ کو جو بڑے فعّال اور دُور اندیش تھے۔ ہم نے ان کو ایک خالص بات کے لئے چُن لیا تھا اور وہ اصل گھر (یعنی آخرت) کی یاد تھی اور وہ سب ہمارے نزدیک برگزیدہ اور بڑی خیر والے لوگ تھے۔

اِن آیات میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم، حضرت اسحٰق اور حضرت یعقوب علیہم السلام کو ہاتھوں والے اور آنکھوں والے قرار دیا ہے۔ ہاتھ جن کا تعلق کام سے ہے ان کے فعّال ہونے پر دلالت کرتے ہیں اور آنکھیں جن سے انسان افق تا بہ افق دیکھتا ہے دُور اندیشی پر دلالت کرتی ہیں اور وہ دُور اندیشی یہی ہے کہ انہوں نے فلاحِ اخروی کو اپنا مطمحِ نظر بنا لیا تھا۔ ان کے ہر کام اور ہر فعل کا ایک ہی مقصد تھا کہ انہیں آخرت کی فلاح حاصل ہو گویا فلاحِ اخروی کا حصول ان کے لئے ایک قوتِ محرکہ کی حیثیت رکھتا تھا اور ان کی ہر حرکت اور ہر سکون کے پیچھے یہی قوتِ محرکہ کارفرما ہوتی تھی۔

اگرچہ اِن آیات میں حضرت ابراہیم، حضرت اسحٰق اور حضرت یعقوب علیہم السلام کا ذکر کرکے اللہ تعالیٰ نے ان کے بارہ میں بطورِ خاص یہ بیان فرمایا ہے کہ وہ خدا کی راہ میں عملاً انتہائی فدائیت کا نمونہ دکھانے والے اور اخروی فلاح کو بدرجہ اولیٰ اپنا مطمحِ نظر بنانے والے تھے لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ باقی انبیاء اِس صفت سے متصف نہیں تھے۔ انتہائی فعّال اور انتہائی دُور اندیش ہونے کی صفت ہر نبی میں موجود ہوتی ہے بلکہ ہر نبی کے مخلص و فدائی متبعین کو بھی حسبِ استعداد اِس بنیادی صفت سے حصّہ وافر عطا کیا جاتا ہے۔ مختلف انبیاء کے جن خاص خاص اوصاف کا قرآن مجید میں ذکر کیا گیا ہے وہ فی الاصل سب انبیاء کے مشترک اوصاف ہیں فرق صرف اتنا ہے کہ مختلف انبیاء کو پیش آنے والے مختلف واقعات سے ان کے بعض علیحدہ علیحدہ اوصاف زیادہ اجاگر ہو کر سامنے آتے ہیں اسی لئے ان اوصاف کو بطورِ خاص ان کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے ورنہ اُن سارے ہی اوصاف سے سب انبیاء متصف ہوتے ہیں اور علیٰ قدرِ مراتب ان کے متبعین میں بھی کسی نہ کسی حد تک ان کی جھلک پائی جاتی ہے۔

جہاں تک انبیاء علیہم السلام کے متبعین میں فعّال اور دُور اندیش ہونے کی بنیادی صفت کا تعلق ہے اِس بنیادی صفت کو اجاگر کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اولوا الالباب کی اصطلاح استعمال فرمائی ہے۔ اِس لحاظ سے انبیاء علیہم السلام کے وہ متبعین جو فعّال ہونے کے لحاظ سے اعمالِ صالحہ بجالاتے ہیں اور دُور اندیش ہونے کے لحاظ سے اعمالِ صالحہ کی بجا آوری میں فلاحِ اخروی کو اپنا مطمحِ نظر بناتے ہیں وہ اولوا الالباب کہلانے کے مستحق ہوتے ہیں اور فلاحِ اخروی جن کے مدِّ نظر نہیں ہوتی وہ دنیوی لحاظ سے خواہ کتنے ہی عقلمند اور دانشور شمار ہوتے ہوں وہ قرآنی اصطلاح کی رُو سے اولوا الالباب کہلانے کے مستحق نہیں ہوتے۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے اولوا الالباب میں پائے جانے والے اوصاف کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ۝ وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ۝ وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۝

(الرعد آیات ۲۰ تا ۲۳)

ترجمہ:- عقل رکھنے والے ہی نصیحت پکڑتے ہیں۔ (یہ عقل رکھنے والے وہ لوگ ہوتے ہیں) جو اللہ (کے ساتھ کئے ہوئے) عہد کو پورا کرتے ہیں اور اس کو (کسی حال میں) توڑتے نہیں اور جو اُن تعلّقات کو ہمیشہ قائم رکھتے ہیں جن کے قائم رکھنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور اپنے ربّ سے ڈرتے ہیں اور بُرے (انجام والے) حساب سے خوف رکھتے ہیں اور جنہوں نے اپنے ربّ کی رضا کی طلب میں ثابت قدمی سے کام لیا ہے اور نماز کو عمدگی سے ادا کیا ہے۔ اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے چُھپ کر بھی اور ظاہر بھی (ہماری راہ میں) خرچ کیا ہے اور جو بدی کو نیکی کے ذریعہ سے دُور کرتے رہتے ہیں، اُنہی کے لئے اُس گھر کا (بہترین) انجام مقدّر ہے۔

اِن آیات سے ظاہر ہے کہ اولوا الالباب اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کو ہی قرار دیا ہے جو آخرت کی جوابدہی کے خوف سے لرزاں و ترساں رہتے ہیں اور وہاں کی دائمی فلاح اور دائمی خوشحالی کو اپنا مطمحِ نظر بنا کر نیک اعمال بجالانے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے۔ بہ الفاظِ دیگر وہ انتہائی فعّال اور انتہائی دُور اندیش ہوتے ہیں۔ اِس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو اولوا الایدی والابصار اور اولوا الالباب ہم معنی اصطلاحیں ہیں۔ اولوا الالباب وہی مومن ہوتے ہیں جو انتہائی فعّال اور دُور اندیش ہوں اور ان کی دُور اندیشی کا یہ عالم ہو کہ آخرت کی دائمی فلاح اور دائمی خوشحالی کو وہ ایک لمحہ کے لئے بھی فراموش نہ کریں۔ حقیقت یہ ہے کہ آخرت کی دائمی فلاح اور دائمی خوشحالی ہی انہیں انتہائی فعّال یعنی سابق بالخیرات بنانے کا موجب ہوتی ہے۔

مامورینِ الٰہی جو بدرجہ اولیٰ اولوا الایدی والابصار یعنی اولوا الالباب ہوتے ہیں وہ اپنے متبعین کو بھی حسبِ استعداد اولوا الالباب بنانے کا عظیم الشان کارنامہ سرانجام دیتے ہیں اور فی الحقیقت یہی ان کی بعثت کا اصل مقصد ہوتا ہے۔

وقفِ جدید کا مقصد

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"ہماری جماعت میں جتنی تحریکیں بھی کی جاتی ہیں ان سب کا مقصد اللہ تعالیٰ کی معرفت کا حصول اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو دُنیا میں قائم کرنا ہے۔ انہی تحریکوں میں سے ایک وقفِ جدید بھی ہے ... اِس تحریک کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ہماری جماعتوں میں ہر جگہ ایسے معلّم موجود ہوں جو روزمرّہ کی باتوں میں قرآن کریم کے احکام بتائیں اور لوگوں کی تربیت کریں۔"

آپ بھی وقفِ جدید کے مالی جہاد میں بشاشتِ قلب کے ساتھ حصّہ لے کر دُنیا میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت قائم کرنے والوں میں شامل ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے۔ آمین

(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیعت کے الفاظ

دگر استاد را نامے نہ دانم ✲ کہ خواندم در دبستانِ محمدؐ

مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف فاضل ربوہ

رسولوں کی تعلیم کا نقطہ مرکزی

اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ رسول دنیا میں اس لئے آتے ہیں کہ تا بندے کا اس کے خالق سے تعلق استوار کریں اور انہیں گناہ اور سرکشی کی زندگی سے نجات دلائیں۔ سورۃ نحل میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تمام انبیاء کی بعثت کا نقطۂ مرکزی یہی تھا۔

اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ وَ اجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ

(نحل آیت ۳۷)

کہ اللہ کے عبد بن جاؤ اور حد سے بڑھنے والوں سے کنارہ کش ہو جاؤ۔

اللہ کے عبد بننے کا مفہوم یہ ہے کہ انسان اپنی خواہشات کو خدا کے تابع کردے۔ اور اجتناب طاغوت کے معنے یہ ہیں کہ ہر تعدی کو نیکی سے دور کرنے والا بنے اور ہر باطل معبود سے دور ہو جائے خدا کا عبد تبھی بن سکتا ہے جب ہر تعدی، سرکشی اور گناہ کو چھوڑ دے۔ اور خدا کا عبد بننے سے ہی گناہ دُھلتے ہیں۔ گویا یہ دونوں امور آپس میں لازم ملزوم ہیں۔

صحابہ رسولؐ کی اطاعت

گروہ قدوسیاں کے سرخیل اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے حقیقی عبد بنے۔ اس خیر البشر نے انسانوں کو با اخلاق با خدا بلکہ خدا نما بنایا۔ جن لوگوں نے آپ کی اتباع کی ان کے گناہ دُھل گئے۔ وہ خوش نصیب جس نے آپ کے ہاتھ میں ہاتھ دیا۔ وہ پانے کا سونا بن گیا۔ ان میں سے ہر شخص آپ کے اشارہ پر قربان ہوتا۔ وہ آپ کی زبان ترجمانِ فیض سے نکلے ہوئے ہر حرف کو حرزِ جان بناتے۔

قریش کے سفیر عروہ بن مسعود نے اپنی قوم کو جا کر یہی کہا تھا کہ اے میری قوم میں نے قیصر و کسریٰ اور نجاشی کے دربار بھی دیکھے ہیں۔ لیکن جو تعظیم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس کے اصحاب کرتے ہیں وہ میں نے ان بادشاہوں کے درباروں میں بھی نہیں دیکھی۔ اور اس تعظیم کی تفصیل انہوں نے یوں بیان کی۔

اِذَا اَمَرَهُمْ ابْتَدَرُوْا اَمْرَهٗ وَ اِذَا تَوَضَّاَ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلٰى وَضُوْئِهٖ وَ اِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوْا اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهٗ وَمَا يُحِدُّوْنَ اِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيْمًا

(بخاری کتاب الشروط باب الشروط فی الجہاد والمصالحۃ اھل الحرب)

کہ جب انہیں حضورؐ کوئی حکم دیتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک اس پر ایک دوسرے سے سبقت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور جب آپ وضو کرتے ہیں وہ آپ کے وضو کے پانی کو نیچے نہیں گرنے دیتے ہر ایک کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ آپ کے جسم سے جو پانی گرے اسے وہ اچک لے اور جب حضورؐ کلام کرتے ہیں تو ان کی آوازیں گنگ ہو جاتی ہیں وہ حضورؐ کی عظمت کی وجہ سے آپؐ کی طرف ٹکٹکی باندھ کر نہیں دیکھتے۔

یہ وہ روح اطاعت و شیفتگی تھی۔ جس نے صحابہ کو بام عروج پر پہنچایا۔ وہ حضورؐ کے ہر لفظ پر جان دیتے تھے۔ وہ حضورؐ کے منشاء کو معلوم کرتے۔ آپ کے عمل کو دیکھتے۔ اور پھر اس کے آئینہ میں اپنے گیسوئے عمل کو سنوارتے۔

بیعت کی غرض

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے مختلف مواقع پر ان سے بعض اقرار لئے۔ یہ اقرار ان کو گناہوں سے بچانے اور خدا کا قرب عطا کرنے کے لئے تھے۔

خیر خواہی کی شرط

حضرت جریرؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی تو آپؐ نے مجھ سے یہ اقرار لیا۔

فاشترط علی النصح لکل مسلم

(بخاری کتاب الشروط)

کہ حضورؐ نے یہ شرط لگائی کہ میں ہر مسلمان کی خیر خواہی کروں گا۔

نماز باجماعت کی شرط

حضرت جریرؓ کی روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی میں نے بیعت کی۔

علی اقام الصلوٰۃ و ایتاء الزکوٰۃ والنصح لکل مسلم۔

(بخاری کتاب الشروط)

کہ نماز باجماعت اور سنوار کر ادا کروں اور زکوٰۃ ادا کروں اور ہر مسلمان کا بھلا چاہوں

اطاعت اور ملامت کا خوف نہ کرنا

حضرت عبادہ بن صامتؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کی۔

علی السمع والطاعۃ فی المنشط والمکرہ وان لا ننازع الامر اھلہ وان نقوم او نقول بالحق حیثما کنا لا نخاف فی اللہ لومۃ لائم

(کتاب الاحکام بخاری)

کہ خواہ طبیعت کے موافق حکم ہو یا اس کے خلاف ہم سنکر اطاعت ہی کریں گے۔ اور جن کے سپرد معاملہ ہو ان سے جھگڑا نہیں کریں گے۔ اور حق بات ہی کہیں گے۔ اور حق پر ہی قائم رہیں گے۔ اور خدا کے بارے میں کسی ملامت گر کی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے۔

مختلف نیکیوں پر کاربند رہنے کی بیعت

حضرت عبادہ بن صامت ہی روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک مجلس میں بیٹھے تھے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری بیعت کرو۔ یعنی مجھ سے اقرار کرو کہ

"خدا کا شریک نہ ٹھہراؤ گے چوری نہ کرو گے۔ زنا نہ کرو گے۔ اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے کسی پر بہتان نہ باندھو گے۔ نیکی کے کاموں میں نافرمانی نہ کرو گے۔"

(بخاری کتاب الاحکام)

عورتوں کی بیعت

ام المومنین سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم عورتوں سے بوقت بیعت سورۃ ممتحنہ کی اس آیت میں مذکور اقرار لیتے تھے۔

اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ

(ممتحنہ آیت ۱۳)

کہ وہ شرک نہیں کریں گی چوری نہیں کریں گی۔ زنا نہیں کریں گی۔ اولاد کو قتل نہیں کریں گی بہتان نہ لگائیں گی۔ اور امر معروف میں نافرمانی نہ کریں گی

بیعت علی الموت

اس کے علاوہ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو اکٹھا کر کے اقرار لیا تھا کہ ہم مر جائیں گے لیکن حضرت عثمانؓ کے قتل کا بدلہ لئے بغیر نہیں ٹلیں گے اسے صحابہ بیعت علی الموت کہتے تھے لیکن اوپر کے سب اقرار گناہوں سے رکنے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے ہیں۔ کہ جب مرید اپنے مطاع کے ہاتھ پر اقرار کرتا ہے۔ تو وہ گناہوں سے رکنے اور خدا کا ہو جانے کا ہی ہوتا ہے۔ اور یہ کوئی معمولی اقرار نہیں ہوتا۔ بلکہ پل صراط پر چلنے کے مترادف ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اعلان بیعت

یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو بیعت کی اجازت ہوئی۔ تو آپ نے یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں بیعت کی غرض یہ بیان فرمائی۔

"مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جو لوگ حق کے طالب ہیں وہ سچا ایمان اور سچی پاکیزگی اور محبت مولیٰ کی راہ سیکھنے کے لئے اور گندی زیست اور کاہلانہ اور غدارانہ زندگی کے چھوڑنے کے لئے مجھ سے بیعت کریں۔"

(تبلیغ رسالت جلد اول ص ۱۵۰)

یعنی غرض بیعت وہی ارشاد قرآن ہے

اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ اجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ

سچے ایمان اور پاکیزگی کا حصول اور گندی زندگی چھوڑنا۔

بیعت کی شرائط

اور بیعت سے قبل جنوری ۱۸۸۹ء کو آپ نے دس شرائط بیعت کا اعلان کیا الفاظ بیعت کا مفہوم وہی ہے جس کا اقرار آپ کے آقا نے اپنے متبعین سے لیا تھا۔ بیعت کی سب سے پہلی شرط یہی تھی۔

۱۔ مرتے دم تک شرک سے مجتنب رہوں گا۔

کہ شرک سے بڑی برائی کوئی نہیں۔ اس سے بڑی برائی کیا ہو سکتی ہے۔ کہ خالق و مالک رحمٰن و رحیم کے ساتھ کسی اور کو اس کی ذات و صفات میں ساجھی سمجھا جائے۔

۲۔ دوسری شرط یہ تھی۔

جھوٹ۔ زنا۔ بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا۔ اور نفسانی جوش کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا۔

انہی الفاظ پر بیعت حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مجلس میں لی تھی جس کے راوی حضرت عبادہ بن صامت ہیں۔ ان الفاظ کو پھر پڑھیے۔

تیسری شرط حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پنج وقتہ نماز۔ حتی الوسع تہجد اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود کی لگائی تھی۔ اور یہی عہد حضور نے جریر سے لیا تھا۔

چوتھی شرط یہ تھی کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا۔ نہ ہاتھ سے نہ زبان سے یہی اقرار بیعت میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے جریر سے لیا تھا۔ اور عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا۔ اور اپنی طاقتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

پانچویں شرط یہ تھی کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا۔ یہی اقرار عبادہ بن صامت سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لیا تھا۔ کہ خواہ ہماری منشاء کے خلاف ہو یا موافق ہم اطاعت کریں گے۔ اور چھٹی شرط بیعت کی یہ تھی کہ قال اللہ اور قال الرسول کو اپنا دستور العمل بناؤں گا کہ رسول کا حکم اللہ کا ہی حکم ہے کہ رسول پیغامبر ہوتا ہے خدا کے حکم کا۔

دسویں شرط یہ تھی کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار اطاعت در معروف باندھ کر اس پر تادم مرگ قائم رہے گا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بیعت کے ان الفاظ کا یہی مفہوم ہے۔

وَلَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ

(کتاب الاحکام بخاری)

آغاز بیعت کے وقت عہد

اور جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لدھیانہ میں حضرت صوفی احمد جان صاحب کے مکان پر ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو بیعت کا آغاز فرمایا۔ ان الفاظ میں آپ نے بیعت لی۔

"آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام ان گناہوں اور خراب عادتوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں مبتلا تھا۔ اور سچے دل اور پکے ارادہ سے عہد کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے۔ اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا کے آراموں اور نفس کی لذات پر مقدم رکھوں گا۔ اور بارہ جنوری کی دس شرطوں پر حتی الوسع کاربند رہوں گا۔ اور اب بھی اپنے گذشتہ گناہوں کی خدا تعالیٰ سے معافی چاہتا ہوں۔

استغفر اللہ ربی
استغفر اللہ ربی
استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔" (سیرت المہدی حصہ اول روایت نمبر ۶۸)

اور جس رجسٹر میں بیعت کنندگان کے نام درج کئے اس پر لکھا۔

بیعت تو بہ برائے حصول تقویٰ و طہارت کہ بیعت کنندگان کی غرض گناہوں سے بچنا اور خدا کی محبت کا ہی حصول تھا۔

ضرورت ہے کہ ہم بیعت کے الفاظ کو گاہے گاہے پڑھتے رہیں اور انہیں اپنے سامنے رکھیں کہ خادم نے وہی اقرار ہم سے لیا ہے جو ہمارے آقا نے ہمارے اسلاف سے لیا تھا۔

کل برکۃ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم فتبارک من علّم و تعلّم

وقف جدید اور انصار اللہ کی ذمہ داریاں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب "فتح اسلام" میں فرماتے ہیں:۔

"وہ وقت دور نہیں بلکہ بہت قریب ہے کہ جب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے۔"

ان مبارک ایام کو قریب تر لانے کے لئے انصار اللہ کا فرض ہے کہ وہ تحریک وقف جدید کو اور اسی طرح دیگر تمام دینی تحریکات کو زیادہ سے زیادہ مضبوط کریں۔ اور ان کے حلقہ اثر و کار میں کوئی فرد بشر بوڑھا جوان اور بچہ ایسا نہ رہے جو اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے سے رہ جائے۔ قائدین زعماء اس بارہ میں مکمل نگرانی فرما کر کارروائی کے بارہ میں معین اعداد و شمار کے ساتھ باقاعدہ رپورٹ بھجوائیں۔

(قائد وقف جدید انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

بلند مقام حاصل کرنے کی کوشش کرو

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ جماعت کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ہماری جماعت ان جماعتوں میں سے ہے جو خدا تعالیٰ کے نظام کے دوبارہ دنیا میں قائم ہونے کی قائل ہے ...... کہ اسلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے اتباع کے ذریعہ پھر تمام دنیا پر غالب آئے گا ...... جو اس کام میں خدا تعالیٰ کا ہاتھ بن جائیں گے۔ اگر وہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ نہیں بنیں گے۔ تو وہ انہیں باہر نکال کر پھینک دے گا۔"

تبلیغ اسلام کے دن کو قریب تر لانے کے لئے تحریک جدید کی تمام مالی تحریکات "اشاعت اسلام تراجم قرآن مجید بزبان غیر ممالک اور تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے فنڈز میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔ اور اپنی مالی قربانیوں کے معیار کو بڑھاتے چلے جائیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس اہم فریضہ کے ادا کرنے کی کماحقہ توفیق عطا فرمائے آمین

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

قرآن کریم پڑھانے کی اصل ذمہ داری والدین پر ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"تربیت اولاد اور اس کو قرآن کریم پڑھانے کی اصل ذمہ داری والدین پر ہے۔ انہیں اس کے لئے خدا تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہونا پڑے گا۔ ان سے سوال کیا جائے گا کہ انہوں نے اپنی اولاد کو اس نعمت یعنی قرآن کریم سے جو انہیں حاصل تھی کیوں محروم کر دیا۔" (الفضل ۲۲-۶-۶۶)

احباب کا فرض ہے کہ قیامت کی جوابدہی سے بچنے کے لئے اپنے بچوں کو قرآن مجید پڑھائیں اور اس نعمت عظمیٰ سے انہیں بہرہ ور فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن))

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشیّتِ ایزدی

مکرم ناصر الدّین خان صاحب۔ محمد نگر، لاہور

قرآن کریم میں کثرت سے ایسی آیات ملتی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کی قدرت اور مشیت کی کارفرمائی کا ذکر آتا ہے۔ مثلاً:

(۱) "یَغْفِرُ مَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ۔"
جسے چاہتا ہے بخشش دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے۔
(آل عمران۔ مائدہ۔ فتح)

(۲) "فَیُضِلُّ اللّٰہُ مَنْ یَّشَآءُ وَیَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ۔"
جسے چاہتا ہے گمراہی میں رہنے دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔
(ابراہیم)

(۳) "اِنَّ رَبَّکَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ۔"
یقیناً تیرا رب جس کے لئے چاہتا ہے رزق فراخ کرتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔
(اسرائیل)

(۴) "وَمَنْ یَّشَاْ یَجْعَلْهُ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔"
جسے چاہتا ہے صراط مستقیم پر ڈال دیتا ہے (الانعام)

اس قسم کی اور بہت سی آیات پڑھنے کے بعد خام ذہنوں میں یہ سوال پیدا ہونا لازمی ہے کہ اگر بخشش اور عذاب دینا، گمراہی اور ہدایت۔ رزق کی فراخی اور تنگی، سیدھے یا برے رستے پر چلانا سب کچھ اللہ تعالیٰ کی مرضی، مشیت اور اختیار سے ہی ہوتا ہے تو انسان مجبور ہے اسے اپنے افعال کے لئے ذمہ وار نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔

حقیقت یہ ہے کہ جب تک انسان ایسی آیات کے سیاق و سباق کو سامنے رکھتے ہوئے ان کے مقابلے میں دوسرے مقامات پر مذکورہ آیات پر غور نہ کرے اس کے ذہن میں شکوک و شبہات کے پیدا ہوتے ہیں اور اس کی سوچ اور فکر کو شدید ٹھوکر لگنے کے غالب امکانات موجود ہیں۔ اس کا دین سے بدظن ہو جانا بعید از قیاس نہیں۔

دوسری آیات کا ذکر قرآن مجید میں اس طرح آتا ہے:۔

(۱) "ہم نے انسان کو ملے ہوئے نطفہ سے پیدا کیا ہے۔ اسے ہم آزماتے ہیں سو ہم نے اسے سننے والا دیکھنے والا بنایا۔" (الدہر)
ہم نے اسے راستہ دکھا دیا ہے چاہے وہ شکر گزار ہو یا ناشکرا۔

(۲) "یقیناً ہم نے انسان کو ذہنی مشقت بنایا ہے کیا ہم نے اس کے لئے دو آنکھیں نہیں بنائیں اور زبان اور ہر دو ہونٹ۔ اور ہم نے اسے دونوں اونچے رستے دکھا دیئے ہیں سو وہ اونچی گھاٹی پر چڑھنے کی ہمت نہیں کرتا۔" (البلد)

(۳) "تو کیا وہ زمین میں چلتے پھرتے نہیں پس ان کے دل ہوتے جن سے وہ سمجھتے یا کان ہوتے جن سے وہ سنتے۔ کیونکہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔"

(۴) آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے اسے ہم نے تمہارے لئے مسخر کر دیا۔"
(جاثیہ)
"تمہارے لئے سمندر کو مسخر کر دیا۔" (نحل)
"سورج اور چاند کو تمہارے لئے مسخر کر دیا۔" (رعد)
"رات اور دن کو تمہارے لئے مسخر کر دیا (نحل)
اور کشتیوں کو تمہارے لئے مسخر کر دیا۔" (ابراہیم)

(۵) "اور یہ کہ انسان کے لئے کچھ نہیں مگر وہی جو وہ کوشش کرتا ہے۔"

ان آیات میں انسان کی ایک ایسے ملے جلے نطفے سے تخلیق کا ذکر ہے جو آنکھوں سے نظر نہیں آتا بلکہ اعلیٰ قسم کی خوردبین سے ہی دیکھا جا سکتا ہے۔ یہ نطفہ ماں کے رحم میں بے شمار منزلوں سے گزر کر ایک بچے کی صورت اختیار کرتا ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ کان، آنکھیں، قلب اور دیگر اعضاء عطا کرتا ہے۔ انسان جب عقل و شعور کی عمر کو پہنچتا ہے تو وہ اپنے ماحول کا علم اپنے حواس خمسہ کے ذریعہ حاصل کرتا ہے یعنی کانوں سے آوازیں سن کر وہ ان کا تجزیہ کرتا۔ آنکھوں سے دیکھ کر وہ اشیاء کی حقیقت تک پہنچنے کی کوشش کرتا اور قلب (MIND) کے ذریعے وہ اپنے تمام تاثرات میں ایک باہمی ربط و ضبط پیدا کر کے صحیح نتائج اخذ کرتا ہے۔ اگر سننے اور دیکھنے کے بعد وہ عقل و شعور سے کام نہیں لیتا اور اپنے ماحول میں پیدا ہونے والی تبدیلیوں اور انقلابات کو اپنی فلاح اور کامیابی کے لئے استعمال کرنے کی کوشش نہیں کرتا تو اسے دل کا اندھا ہی کہا جائے گا۔ اسی لئے قرآن کریم فرماتا ہے کہ آنکھیں تو اندھی نہیں ہوتیں مگر دل اندھا ہوتا ہے۔

ایسے لوگ جو سوچ سمجھ کر اور غور و فکر سے کام نہیں لیتے انہیں قرآن کریم نے چوپائے بلکہ ان سے بھی بدتر قرار دیا ہے کیونکہ چوپائے سنتے اور دیکھتے ہیں لیکن جو کچھ وہ سنتے اور دیکھتے ہیں اس پر غور و فکر کے بعد کوئی ایسا نتیجہ اخذ نہیں کر سکتے جو ان کی مادی و اخلاقی اور روحانی ترقی کا موجب ہو۔

ایک دوسرے مقام پر قرآن کریم فرماتا ہے کہ:۔

"کیا وہ جو اپنے منہ کے بل اوندھا چلتا ہے زیادہ ہدایت پر ہے یا وہ جو سیدھا راہ راست پر چلتا ہے۔"

اوندھے منہ جانور ہی چلتے ہیں اور سیدھا انسان۔ اوندھا چلنے والے کو اپنے گرد و پیش کے حالات سے کسی قسم کی واقفیت نہیں ہوتی۔ وہ آگے پیچھے اور ارد گرد نہیں دیکھتا اور وقوع پذیر تبدیلیوں پر نظر نہیں رکھتا۔ اپنے قویٰ کو استعمال نہ کرنے کی وجہ سے وہ جانوروں سے کم نہیں ہوتا لیکن ان قویٰ کے جائز اور صحیح استعمال سے وہ کائنات ارضی میں کارفرما قوتوں کو مسخر کر کے اپنے کام میں لا سکتا اور اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو کچھ زمین اور آسمانوں میں ہے وہ ہم نے تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے یعنی تمہارے کام میں لگا دیا ہے۔ اس سے کام لینا یا نہ لینا تمہارا کام ہے۔

سورۃ البقرۃ میں ان قویٰ سے کام نہ لینے کے نتیجہ میں یہ الفاظ استعمال ہوئے ہیں کہ:۔

"اللہ نے ان کے دلوں پر اور کانوں پر مہر لگا دی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردے ہیں۔ اس کا نتیجہ ان کے لئے ایک عذاب عظیم ہے۔"

اپنے قویٰ کو اپنے فائدے کے لئے استعمال کرنا ہی کوشش اور سعی ہے۔ یہ کوشش اور سعی درست سمت میں ہو تو اجر و ثواب کا سبب بن جاتی ہے اور اگر غلط سمت میں ہو تو سزا اور عذاب کا موجب۔ قویٰ کا صحیح استعمال فلاح اور کامیاب زندگی کا ضامن ہوتا ہے اور ان کا غلط استعمال سزا۔ اضطراب اور پریشانی کا موجب۔ اسی لئے قرآن کریم فرماتا ہے کہ انسان جو اچھی کوشش کرتا ہے اس کا فائدہ اسی کی ذات کو ہی پہنچتا ہے اور جو بری کوشش کرتا ہے اس کا نقصان بھی اسی کو ہوتا ہے۔ انسان جیسی کوشش کرے گا ویسا ہی پائے گا۔ گندم بوئے گا تو گندم کاٹے گا۔ اور جو بوئے گا تو جو کاٹے گا۔ یہ قانون قدرت کے خلاف ہے کہ گندم بوئے اور جو کاٹے یا جو بوئے اور گندم کاٹے۔

یہ ساری کائنات خواہ ارضی ہو یا سماوی اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ قوانین کی پابند ہے اور جب سے وجود میں آئی ہے انہی قوانین کے مطابق چل رہی ہے۔ سورج مشرق سے نکلتا ہے اور مغرب میں غروب ہوتا ہے۔ دن کے بعد رات آتی ہے اور رات کے بعد دن۔ ستارے ایک واضح

ہوتے ہیں۔ سورج کی روشنی اور حرارت پر انسانی زندگی کا دارومدار ہے۔ موسموں کا تغیر و تبدل بھی قوانین فطرت کے ماتحت ہے۔ انسانی زندگی بھی ان قوانین سے باہر نہیں۔ اس کی تمام تر کوششوں کی کامیابی و ناکامی کا دارومدار بھی الٰہی قوانین کے تحت ہے۔

نباتات میں بیج کے اندر اللہ تعالیٰ نے بے پناہ قوتیں رکھی ہیں لیکن یہ قوتیں اسی وقت بروئے کار آتی ہیں جب بیج کے لئے مناسب ماحول میسر ہو۔ اگر زمین اچھی ہو اس میں اچھی طرح ہل چلایا جائے کھاد ڈالی جائے اور بروقت پانی دیا جائے۔ کیڑے مکوڑوں سے بچایا جائے تو پودا پھلے پھولے گا اور بار آور ہوگا۔ لیکن اگر ان میں سے ایک کی بھی کمی واقع ہو جائے تو اس میں سے صحیح نتائج حاصل نہ ہو سکیں گے۔ انسان جتنی کوشش کرے گا اتنا ہی پھل پائے گا۔

اسی صورت میں اللہ تعالیٰ کی مشیت کا مطلب یہ ہے کہ اس نے بیج کے اندر قوتیں تو رکھ دی ہیں وہ قوتیں اسی وقت بروئے کار آسکتی ہیں جب اس میں انسانی کوشش کو بھی دخل ہو۔ جتنی زیادہ کوشش ہوگی اتنا ہی زیادہ پھل ملے گا۔ انسان گندم کا ایک دانہ زمین میں بوتا ہے۔ لیکن اس کے ایک ایک خوشے سے سینکڑوں دانے نکلتے ہیں۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہتا ہے رزق فراخ کرتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو چاہتا یہ ہے کہ بحیثیت رحمان اس نے تمام سامان مہیا کر دیئے ہیں۔ ان سے کام لینا انسان کا کام ہے۔ پھر وہ جب ان سے کما حقہ کام لیتا ہے تو اس کی صفت رحیمیت کا یہ تقاضا ہے کہ اس میں پھل لاتے اور وہ لاتا ہے۔

انسانی معاشرہ کے ارتقاء میں اس کی یہی دو صفات کارفرما ہیں۔ جن معاشروں نے قوانین فطرت کی پابندی کی اور اس کے ساتھ ساتھ اپنی کوششوں کو بھی جاری رکھا وہ دنیا میں کامیاب ہوئیں لیکن جب انہی اصول سے اس نے اعراض کیا زوال ان کا مقدر بن گیا اور بالآخر تباہی اور بربادی نے انہیں آن گھیرا۔

تمام کائنات میں صرف انسان ہی ایک ایسی ہستی ہے جسے عقل و شعور اور قوت ارادی عطا ہوئی ہے اور جس کے لئے یہ کائنات مسخر کی گئی ہے باقی تمام اشیاء غیر ارادی طور پر اپنے اپنے مقرر کردہ اعمال بجا لا رہی ہیں۔ لیکن انسان کو اپنے افعال میں اختیار حاصل ہے۔ وہ یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ یہ کام کرے یا نہ کرے۔ اگر کرے تو اس میں اس کے لئے کیا فائدہ یا نقصان ہے۔ عقل و شعور کے باوجود اگر وہ اراداً کوئی ایسا کام کرے گا جو اس کے لئے نقصان دہ ہوگا تو ضرور ہے کہ وہ انہیں کا بد نتیجہ بھگتے۔ زہر کھائے گا تو ضرور مرے گا۔ آگ میں ہاتھ ڈالے گا تو جلے گا۔ ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ رہے گا تو بھوکا مرے گا۔ کسی پر ظلم کرے گا تو سزا ضرور پائے گا۔ آنکھیں بند کرکے راستہ پر چلے گا تو گڑھے میں گرے گا۔ کانوں میں روئی ٹھونسے گا تو کچھ سننے سے محروم رہیگا یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ ایک شخص قوانین فطرت کی خلاف عمداً کام کا مرتکب ہو اور وہ سزا سے بچ جائے اور یہ کہے کہ خدا کی مرضی یہی تھی۔ خدا کی مرضی انسان کو اس کے انتہائی کمالات تک پہنچانے کی ہے نہ کہ اسے دکھ درد میں مبتلا کرنے کی اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ تمہیں جو مصیبت بھی پہنچتی ہے وہ تمہارے اپنے ہاتھ سے کمائی ہوئی ہوتی ہے۔ یعنی جیسا عمل ہوگا ویسا اس پر نتیجہ مترتب ہوگا۔

جو قوانین مادی دنیا میں کارفرما ہیں وہی روحانی دنیا میں بھی ہیں۔ خدا کو پانے کی جتنی بھی کوئی سعی کرے گا اور اس راہ میں تکلیف اٹھائے گا اتنا ہی وہ اس کے قریب ہوتا جائیگا راتوں کو جاگنے اس کے ساتھ راز و نیاز اور درود و ذکر و دعائیں کرنے والے اس کے اس حد تک قریب چلے جاتے ہیں کہ اس کی باتیں سن سکتے اور اس کے سامنے اپنا دکھ درد بیان کرکے اس سے مدد چاہتے ہیں۔ اور وہ ان کی مدد کرتا ہے۔ مذہب کی تاریخ میں انبیاء و صلحاء کی زندگیاں ہمارے سامنے ہیں کہ کمزور ناتواں ہونے کے باوجود اور ساری دنیا کی مخالفت کے ہوتے ہوئے وہ اپنے مقصد اور مشن میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ یہ ان کی شب بیداری کا ثمرہ ہوتا ہے اور کوششوں کا نتیجہ۔ انسان کو چاہیئے کہ وہ مادی اور روحانی دنیا میں جاری و ساری قوانین فطرت کے تحت اپنی زندگی بسر کرے اور اپنے اختیار کو بھی اس طرح استعمال نہ کرے کہ وہ ان قوانین سے متصادم ہو اور نتیجہ اس کے حق میں اچھا نہ نکلے۔ اور پھر یہ کہے کہ خدا کی مرضی۔ اللہ تعالیٰ کی مرضی تو یہی ہے کہ وہ انسان کو جسے اس نے اپنا خلیفہ بنایا ہے۔ دنیا و آخرت میں سرخرو دیکھے۔ یہ نہیں کہ وہ یہاں بھی ذلیل و خوار ہو اور وہاں بھی رسوا۔ اللہ تعالیٰ کی سنت میں ردّ و بدل نہیں ہوتا۔ قرآن کریم میں بہت سی قوموں کا ذکر ہے جو اپنے اعمال بد کی بدولت ہلاک ہو گئیں اور ایسی قوموں کا بھی ذکر ہے جو اپنے اعمال صالح کی وجہ سے بام عروج پر جلوہ افروز ہوئیں لیکن جونہی انہوں نے راہ راست کو ترک کیا ملیامیٹ ہو گئیں۔

خدا کسی کا پابند نہیں۔ جو اس کی مرضی پر چلتا۔ قوانین فطرت کی پابندی کرتا اور اس کی راہ میں مقدور بھر کوشش کرتا ہے اسے اپنے انعامات سے نوازتا ہے اور جو اس کی خلاف ورزی کرتا ہے اسے سزا کا مستحق قرار دیتا ہے۔

○

دینی علوم کے حصول کی اہمیت

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ۔

کہ علم کا طلب کرنا ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت پر فرض ہے۔ ظاہر ہے کہ جب کسی چیز کا علم ہی نہ ہو تو اس کے لئے کوشش بھی نہیں ہو سکتی۔ قرآن شریف میں حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق آیا ہے:۔

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّھَا۔

کہ آدم علیہ السلام کو صفات الٰہیہ کا علم دیا گیا۔ اس کے نتیجہ میں انہوں نے ترقی کی۔ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ ع

"کہ بے علم نتواں خدا را شناخت"

اسی بیان سے علم دین کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے۔ بعض لوگ جب بڑی عمر کو پہنچتے ہیں اور انہیں دینی علم کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ اب بوڑھے طوطے کہاں پڑھ سکتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد یاد رکھنا چاہیئے۔ آنجناب فرماتے ہیں:۔

اُطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَهْدِ اِلَى اللَّحْدِ

کہ اے مسلمانو علم حاصل کرو بچپن سے لے کر لحد میں پڑنے کے زمانہ تک

تاریخ شہادت دیتی ہے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں میں سے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما وغیرہ کافی عمر رسیدہ تھے ان حضرات نے باوجود کافی عمر ہونے کے قرآن کریم اور تمام دینی علم کو یاد کیا اس سے فائدہ اٹھایا اور حدیث فلیبلغ الشاھد الغائب کے ماتحت علم کو آگے دوسرے احباب تک پہنچایا۔

پھر یہ بھی یاد رہے کہ اس زمانہ میں علم کے حصول کی جو سہولتیں ہیں۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہ تھیں مگر پھر بھی ان بزرگوں نے تکلیفیں اٹھائیں اور اسلام کے حکم کی تعمیل کی اور بڑی قربانیاں کرکے اس فریضہ کو سرانجام دیا۔ علاوہ ازیں علم دین کے حصول کی اہمیت کا اس حیثیت سے بھی پتہ چلتا ہے آنجناب فرماتے ہیں:۔

اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ كَانَ بِالصِّيْنِ۔

کہ علم حاصل کرو اگرچہ خواہ تمہیں چین جانا پڑے۔ یعنی غرض سے تمہیں چاہے چین جانا پڑے پھر بھی علم حاصل کرو۔

اب تو یہ ہوتا ہے کہ دنیوی علوم کے حصول کے لئے لوگ انگلستان اور امریکہ جاتے ہیں۔ مگر خدا اور رسول کے فرمودہ کے مطابق علم دین کے حصول کے لئے کوشش نہیں کی جاتی۔ اس زمانہ میں یہ کام جماعت احمدیہ کر رہی ہے اور اپنے احباب کو تلقین کرتی رہتی ہے۔ اس مختصر نوٹ میں غرض یہی ہے کہ جماعت احمدیہ کے انصاراللہ علم دین کے حصول کے لئے خاص توجہ دیں اور ایسا نمونہ قائم کریں کہ جماعت کے دوسرے حصے ان سے سبق حاصل کریں۔

(قائد تعلیم انصاراللہ مرکزیہ)

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۰۳۶

مَیں عالم آرا زوجہ نجم الحق صاحب قوم سیّد پیشہ خانہ داری عمر ۳۶ سال بیعت پیدائشی ساکن سکھر ضلع سکھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱-۶-۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

۱۔ مکان نمبر 3/573-c مالیت -/۱۰۰۰۰۰ روپے بیت العافیت نزد شیشن کورٹ سکھر۔

۲۔ زیور طلائی ۹ تولہ مالیت -/۳۰۰۰ روپے۔

۳۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ عالم آرا
3/573-c سکھر

گواہ شد سیّد نجم الحق ایڈووکیٹ خاوند موصیہ سکھر۔

گواہ شد۔ چوہدری محمد حسین ۱۱-۶-۷۸ ریلوے لوکوشیڈ کالونی سکھر۔ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سکھر۔

مسل نمبر ۲۴۰۳۷

مَیں ارشد پروین بنت محمد اشرف صاحب قوم جگو پیشہ خانہ داری عمر ۱۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈاہرانوالی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳-۱۱-۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۰ روپے جیب خرچ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ ارشد پروین بنت محمد اشرف صاحب ڈاہرانوالی ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد محمد اشرف پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈاہرانوالی ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد محمد رمضان سیکرٹری مال ڈاہرانوالی ضلع گوجرانوالہ۔

مقابلہ مضمون نویسی

برائے اطفال و ناصرات

امسال اطفال و ناصرات کے مقابلۂ مضمون نویسی کے لئے عنوان "سیرت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ" ہے۔ اوّل، دوم اور سوم آنے والوں کو دو صد، ڈیڑھ صد اور یکصد روپے نقد انعام دیئے جائیں گے۔ یہ مضمون کم از کم پانچ فل سکیپ صفحات پر مشتمل ہو اور ۱۳؍جولائی ۱۹۷۹ء تک اطفال الاحمدیہ مرکزیہ میں پہنچ جانا چاہیئے پتہ اور حوالے مکمل اور صاف لکھیں۔ اطفال اور ناصرات سے مقابلہ میں شامل ہونے کی درخواست ہے۔

سیکرٹری اشاعت
اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

شغلے اور بر سیم سے ہونیوالا

جانوروں کا اپھارہ

نیز گل گھوٹو، منہ کھر، کھار، زہرباد، تھنوں کی سوزش، دودھ کی کمی، واہ، گلہڑ اور ٹک وغیرہ کے کامیاب نسخوں کا لٹریچر ۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر یا دستی مفت حاصل کریں۔

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)

ربوہ فون ۶۰۶ / ۶۰۷

انشاء اللہ تعالیٰ

حضرت حکیم نظام جان رحمہ اللہ کے فرزند اور جانشین

حکیم عبد الحمید صاحب اعوان

مشہور دواخانہ (بالمقابل ایوانِ محمود) ربوہ

میں

ہر ماہ کی آخری جمعرات اور جمعہ کو مطب فرمایا کریں گے

ربوہ اور اس کے قرب و جوار کے مریض ان دو دنوں میں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

جمعرات تین بجے بعد دوپہر سے شام چھ بجے تک اور

جمعہ صبح آٹھ بجے سے بارہ بجے دوپہر تک

(منیجر مشہور دواخانہ ربوہ)

احمدی بھائیوں کے مشہور جیولرز

نیو پاک جیولرز

۱۱۱ فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور۔ فون نمبر ۴۲۰۹۷۴ (ایئرکنڈیشنڈ)

اور

۱۲ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور (ایئرکنڈیشنڈ)

پروپرائٹر میاں عظیم قادر اینڈ سنز

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے اپنے معروف ادارہ

گلوب ٹمبر کارپوریشن

۲۶ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ۔ لاہور

(گورنمنٹ کنٹریکٹر)

تشریف لائیے

فون نمبر ۶۰۲۲۰ / ۵۳۴۲۰ * رہائش ۶۲۹۳۰ * فیکٹری رچنا ٹاؤن ۱۰۷۰۰۔۱

احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

ہر قسم کا سامان سائنس و اچھی مائیکروسکوپ خرید نے کے لئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

فون ۶۲۵۰۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حال ہی میں جماعتہائے احمدیہ گھانا کے ۵۳ ویں سالانہ اجلاس کے لئے جو پیغام بھجوایا اس میں حضور فرماتے ہیں :-

"اس بات کو ہرگز نہیں بھولنا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا اصل مقصد دراصل اسلام کا غلبہ ہے اور یقیناً یہ کوئی ایک یا دو دن کا کام نہیں۔ یہ ایک مستقل جد و جہد چاہتا ہے اور ہر احمدی خواہ وہ دنیا کے کسی حصہ پر ہی کیوں نہ ہو ان سب کو اس ایک مقصد کے حصول کے لئے مل کر جد و جہد کرنی چاہیئے"۔

غلبۂ اسلام کی مہم کو تیز سے تیز تر کرنے کے لئے الٰہی منشاء کے ماتحت حضور نے جو صد سالہ احمدیہ جوبلی کا منصوبہ قوم کے سامنے رکھا ہے وہ بھی اسی مقصد کے حصول کا ایک ذریعہ ہے۔ یہ عظیم کام مالی قربانی کا بھی متقاضی ہے۔ اس لئے مخلصین جماعت سے یہ توقع ہے کہ وہ اپنی شاندار روایات کو برقرار رکھتے ہوئے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

دعائے مغفرت

۱۔ میری والدہ محترمہ مریم بانو صاحبہ اہلیہ خواجہ ظہور الدین بٹ صاحب (مرحوم) سابق امیر جماعت احمدیہ گوجرخان ضلع راولپنڈی مورخہ ۱۵ کو بوقت نماز تہجد انتقال فرما گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ والدہ محترمہ سٹاف کالونی انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں اپنے بیٹے خواجہ اظہر ظہور بٹ کے پاس رہتی تھیں۔ آپ نماز تہجد ادا کر رہی تھیں کہ سجدہ کی حالت میں ہی آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر کے اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ میت ربوہ لیجائی گئی۔ نماز جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئیں۔

اے خدا بر تربت او بارشِ رحمت بِبار
داخلش کن از کمالِ فضل در بیت النعیم

مرحومہ عاگو، عبادت گزار، سلسلہ عالیہ احمدیہ سے انتہائی محبت رکھنے والی اور انتہائی دینی غیرت رکھنے والی خاتون تھیں۔ خداوند تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ انہیں جنت الفردوس میں بلند مقام عطا کرے اور ہم سب پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

(حسن آرا منیر بیوہ میجر منیر احمد شہید لاہور T-5 Tufail Road Lahore Cantt)

۲۔ خاکسار کی اہلیہ مسماۃ ممتاز بیگم مورخہ ۲۹ کو بوقت ۶ بجے صبح نشتر ہسپتال ملتان میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ نہایت نیک، پابند صوم و صلوٰۃ، تہجد اور ذکر الٰہی کا خاص ذوق رکھتی تھیں۔ دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں اور لجنہ کا اجلاس اپنے گھر پر منعقد کروانا پسند کرتی تھیں۔ آخری سانس تک زبان ذکر الٰہی سے تر رہی۔ مرحومہ چونکہ موصیہ تھیں اس لئے جنازہ ربوہ لیجایا گیا اور مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے تین بیٹے، چار بیٹیاں، تین پوتے اور دس نواسے نواسیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت اور بزرگان سے درخواست ہے کہ وہ مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔

(چوہدری منور احمد امرتسری پروپرائٹر نیشنل سائیکل مارٹ بیرون حرم گیٹ ملتان)

مالی سالِ رواں میں توسیع — ۱۰ رمئی تک

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے صدر انجمن احمدیہ کے مالی سالِ رواں میں ۱۰ رمئی / ہجرت تک توسیع فرما دی ہے۔ امراء کرام اور صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ ازراہ کرم وصولی کے لئے کوشش جاری رکھیں۔ ۱۰ رمئی / ہجرت کو ۱۰ بجے صبح تک صدر انجمن احمدیہ کے چندہ جات کی جملہ رقوم خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں داخل ہو جانی چاہئیں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

امتحان لجنہ اماء اللہ

۱۔ لجنہ اماء اللہ کے معیار اوّل، دوم اور سوم کا امتحان یکم جون بروز جمعہ ہوگا، انشاء اللہ۔ لجنات زیادہ سے زیادہ تعداد میں مکمل تیاری کے ساتھ شامل ہوں۔
۲۔ اس سال معیار سوم کے پرچہ کا سٹائل تبدیل کیا گیا ہے۔ ہر سوال کے ساتھ ہی جواب تحریر کرنا ہوگا۔ جواب مختصر ہو۔ زائد کاغذ پرچہ کے ساتھ لگانے کی اجازت نہ ہوگی۔
۳۔ پرچہ جات مئی کے دوسرے ہفتہ میں ارسال کر دیئے جائیں گے، انشاء اللہ۔
۴۔ تینوں معیاروں میں کتابیں کھول کر پرچہ حل کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

سیکرٹری تعلیم
لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

کراچی میں جائیداد

کی خرید و فروخت مثلاً پلاٹ، مکان، کوٹھی وغیرہ کیلئے درج ذیل پتہ پر اپنے قابلِ اعتماد ادارہ سے رابطہ قائم کیجئے۔

لینڈ مارکس

۱۰۲۔سی، ڈیفنس سوسائیٹی کمرشل ایریا "بی" کراچی نمبر ۴

فون۔ ۵۴۰۸۶۶، ۵۴۰۸۳۴

قدیمی ——— اوّلین ——— شہرۂ آفاق

دواخانہ حکیم نظام جان

ہر قسم کے مفت مشورہ کیلئے دواخانہ حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ کی خدمات حاصل کریں

مینجر حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان

خوشخبری

زرعی و سکنی جائیداد کی خرید و فروخت کرتے وقت ہم سے مشورہ کرنا ہرگز نہ بھولیے انشاء اللہ آپ ہمارے مشورہ اور صحیح راہنمائی سے فائدہ حاصل کریں گے۔

آپ سب کا جانا پہچانا اپنا ادارہ

انیس اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلرز

بالمقابل مسجد احمد اقصیٰ روڈ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴